سوال

ت پر وقف کرنا (35)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں امام کو قرأت کرتے وقت کیا ہر آیت پر رکنا چاہیئے۔ دلائل کی رو سے واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آن کا مسنون اورافضل طریقہ یہ ہے کہ آدمی تلاوت کرتے وقت آیت پر وقف کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ ہر آیت پر ٹھہرتے تھے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :

ةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : (بِسمِ اللَّهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيم. الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العالَمين. الرَّحمٰنِ الرَّحيم. مٰلِكِ يَومِ الدِّين) يُقَطِّعُ قِراءَتَهُ آيَةً آيَةً"...الخ

صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے تو ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ پڑھتے۔ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الحمد اللہ رب العالمین کہتے پھر وقف کرتے پھر الرحمن الرحیم کہتے پھر وقف کرتے''۔

(مشکوۃ مع تنقیح الرواۃ ۲/ ۶۱، مسند احمد ۲/ ۳۰۲، ترمذی ۵/ ۱۷۰، حاکم ابن خزیمہ ۱/ ۲۴۷، بیہقی ۲/ ۴۴، دار قطنی ۳۱۳/ ۱، طحاوی ۱/ ۱۳۸، ابوداؤد ۱/ ۲۶۷)

ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے ، ہر آیت کو الگ الگ کرتے (مثلاً بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے پھر وقف کرتے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط الشیخین اور امام دار قطنی نے صحیح الاسناد اور امام نووی نے اسے صحیح کہا ہے۔ المجموع ۳/ ۳۳۳۔

امام سیوطی فرماتے ہیں :

فی الشعب وآخرون اَلاَفضل الوقوف علی الآیات اِتباعا ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسنتہ"

صفحہ ۱۲۲)

یا :

"وقد کان جماعة من الآئمة السلفین والقراء العافین یستحبون القطع علیہن"

''ائمہ سلف اور قراء کرام کی ایک جماعت آیات پر وقف مستحب سمجھتی ہے''۔ (ارواء الغلیل ۲/ ۶۲)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1

محدث فتویٰ